مشکوۃ المصابیح

تحریر:۔ عبدالرشید عراقی

تعارف اور علمائے اہلحدیث کی سعی و کوشش:۔

برصغیرپاک و ہند میں علمائے اہلحدیث نے حدیث کی نشرواشاعت اور اس کی ترقی و ترویج میں جو نمایاں خدمات سرانجام دیں ہیں اس کا اعتراف اندرون برصغیر تو کیا پورے عالم اسلام میں کیا گیا ہے اور علمائے اہلحدیث کی بعض شروح اور حدیث سے متعلق تالیفات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

ذیل میں ہم بعض اہل علم (عرب ممالک) اور برصغیر کے ممتاز اہل قلم کی تحریریں پیش کرتے ہیں جو انہوں نے حدیث کی خدمات میں علمائے اہلحدیث کے بارے میں اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔

شیخ عبدالعزیز الخولی مصری:۔

مصر کے مشہور عالم اور دانشور شیخ عبدالعزیز الخولی مصری کہتے ہیں

ولا یوجد فی الشعوب الاسلامیۃ علی کثرتہا و اختلاف اجناسہا۔ من و فی الحدیث قسطۃ من العنایۃ فی ھذا العصر مثل اخواننا مسلمی الھند اولئک الذین وجد بینھم حفاظ للسنۃ و دارسون لھا علی نحوما کانت ..بس فی القرن الثالث حریۃ فی الفھم و نظرا فی اسانید کماطبعوا کثیرا من کتبھا النفیسۃ التی کادت تذھب بایدالاھمال و تقضی علیھا نحر الزمان [1]

ہمارے پاس اس دور میں کسی بھی اسلامی ملک میں مسلمانوں نے علم حدیث کی طرف کماحقہ توجہ نہ کی۔ سوائے ہندوستان کے کہ وہاں ایسے حفاظ و اساتذہ حدیث موجود ہیں جو تیسری

صدی ہجری کے طرز پر پابندی مذاہب سے آزاد درس حدیث دیتے اور حسب ضرورت نقد روایات سے بحث کرتے ہیں ان لوگوں نے حدیث کی بہت سی نادر و نایاب اور بیش قیمت کتابیں شائع کیں جن کی طرف اگر انہوں نے توجہ نہ کی ہوتی تو غالباً دستبرد زمانہ کی نذر ہو جاتیں۔

علامہ سید رشید رضا مصریؒ :۔

مصر کے مشہور عالم اور تفسیر المنار کے مصنف علامہ سید رشید رضا مصری برصغیر کے علمائے اہلحدیث کی خدمات حدیث کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

ولولا عنایۃ اخواننا و علماء الھند بعلوم الحدیث فی ھذاالعصر لقضی علیھا بالزوال من امصار الشرق فقد ضعفت فی مصر والشام والعراق والحجاز منذ القرن العاشر للھجرۃ حتی بلغت منتھی الضعف فی اوائل ھذا القرن الرابع عشر۔ ؎۲

برصغیر پاک و ہند کے علمائے حدیث نے علوم حدیث کی طرف توجہ دی اگر وہ ایسا نہ کرتے تو شاید یہ علم مشرق کے ممالک سے مٹ جاتا ہم دیکھتے ہیں کہ مصر، شام و عراق اور حجاز میں دسویں صدی ہجری سے یہ زوال پزیر تھا۔ اور چودہویں صدی ہجری کے آغاز میں تو ضعف کی انتہاء تک پہنچ چکا تھا۔

شیخ محمد منیر دمشقیؒ :۔

شام کے نامور عالم اور محقق برصغیر کی تحریک اشاعت علوم حدیث کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں وھی نبضۃ عظیمۃ اثرت علی باقی البلاد الاسلامیۃ فاقتدی بھا غالب البلاد الاسلامیہ طبع کتب الحدیث والتفسیر۔ ؎۳

یہ وہ عظیم الشان تحریک ہے جس نے دوسرے اسلامی ممالک پر بھی اثر ڈالا چنانچہ بلاد اسلامیہ میں ان ہی کی اقتداء کرتے ہوئے حدیث و تفسیر کی کتابیں شائع کی جا رہی ہیں۔

علامہ سید سلیمان ندوی ؒ:۔

برصغیر کے ممتاز عالم، محقق، مورخ اور دانشور علامہ سید سیمان ندوی برصغیر میں علمائے اہلحدیث کی خدمات حدیث کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ

علمائے اہلحدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمات بھی قدر کے قابل ہیں پچھلے عہد میں نواب صدیق حسن خان مرحوم کے قلم اور مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کی تدریس سے بڑا فیض پہنچا۔ بھوپال ایک زمانہ تک علمائے حدیث کا مرکز رہا۔ قنوج، سہوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارہ میں کام کر رہے تھے شیخ حسین عرب یمنی ان سب کے سرخیل تھے۔

.......اور دہلی میں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی مسند درس بچھی تھی اور جوق در جوق طالبین حدیث مشرق و مغرب سے ان کی درس گاہ کا رخ کر رہے تھے ان کی درسگاہ سے جو نامور اٹھے ان میں ایک مولانا ابراہیم صاحب تھے جنہوں نے سب سے پہلے عربی تعلیم اور عربی مدارس میں اصلاح کا خیال قائم کیا اور مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس درس گاہ کے دوسرے نامور مولانا شمس الحق صاحب مرحوم (صاحب عون المعبود) ہیں جنہوں نے کتب حدیث کی جمع واشاعت کو اپنی دولت اور زندگی کا مقصد قرار دیا اور اس میں وہ کامیاب ہوئے۔

اس درسگاہ کے تیسرے نامور حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری ہیں۔ جنہوں نے درس و تدریس کے ذریعے خدمت کی اور کہا جا سکتا ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے بعد درس کا اتنا بڑا حلقہ اور شاگردوں کا مجمع ان کے سوا کسی اور کو ان کے شاگردوں میں نہیں ملا۔

اس درسگاہ کے ایک اور نامور تربیت یافتہ ہمارے ضلع اعظم گڑھ میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم مبارک پوری تھے۔ جنہوں نے تدریس و تحدیث کے ساتھ ساتھ جامع ترمذی کی شرح تحفتہ الاحوذی (عربی) لکھی۔ ؎

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف ؒ:۔

جماعت اہلحدیث کے مشہور عالم، محقق اور شارح سنن نسائی مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ؒ برصغیر میں علمائے اہلحدیث کی خدمات بسلسلہ حدیث لکھتے ہیں کہ

مولانا سید نواب صدیق حسن خان نے اصولاً شاہ ولی اللہ دہلوی کے فقہی نقطۂ نظر کی بنیاد پر ۱۲۷۸ھ میں بلوغ المرام کی فارسی شرح "مسک الختام" ۱۲۹۴ھ میں تجرید صحیح بخاری للشرجی کی شرح عون الباری، ۱۲۹۹ھ میں تلخیص صحیح مسلم للمنذری کی شرح السراج الوہاج تالیف فرمائیں۔ علاوہ ازیں اصحاب تحقیق کے لئے اگر ایک طرف ہزاروں روپے کے صرفہ سے ۱۲۹۷ھ میں نیل الاوطار ۱۳۰۰ھ میں ۵۰ ہزار روپے خرچ کر کے فتح الباری شرح صحیح بخاری بولاق مصر سے شائع کرائیں تو دوسری طرف صحاح ستہ بشمول موطاامام مالک کے اردو تراجم و شروح لکھوا کر شائع کرانے کا اہتمام بھی کیا۔ تاکہ عوام براہ راست علوم سنت کے انوار سے متمتع ہو سکیں۔

مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے تلامذہ سے علامہ ابو الطیب، محمد شمس الحق صاحب محدث (۱۳۲۹ھ) نے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جیسی بلند پایہ کتاب تالیف کر کے طبع کرائی۔ مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری (۱۳۵۲ھ) نے چار جلدوں میں تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی تحریر فرمائی۔ مولانا ابو الحسن سیالکوٹی نے ۳۰ جلدوں میں فیض الباری شرح صحیح بخاری لکھی۔ مولانا عبدالاول غزنوی امرتسری (۱۳۳۱ھ) بن مولانا محمد بن عارف باللہ، مولانا عبداللہ غزنوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ترجمہ و حاشیہ مشکوۃ لکھا۔ اور طبع کرایا۔ ۵

مولانا حکیم سید عبدالحیٔ الحسنیؒ:۔

مولانا حکیم سید عبدالحیٔ الحسنیؒ برصغیر کے ممتاز عالم تھے۔ آپ کی مشہور تصنیف نزہتہ الخواطر (عربی) ۸ جلدوں میں ہے۔ آپ نے اپنی کتاب "الثقافتہ الاسلامیہ فی الہند" میں علمائے حدیث کی تصنیفی و تدریسی خدمات کا ذکر کیا ہے اور بڑے شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ علمائے اہلحدیث میں آپ نے مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی، مولانا سید نواب صدیق حسن خاں، مولانا شمس الحق ڈیانوی، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی، مولانا سید امیر حسن سہوانی، مولانا سید امیر احمد سہوانی، مولانا محمد بشیر سہوانی اور مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہم اللہ

تعالیٰ کی خدمات حدیث کا اعتراف ہے۔ ۶

مشکوۃ المصابیح:۔

مشکوۃ المصابیح حدیث کی بڑی اہم اور معقول کتابوں میں شمار کی جاتی ہے اور صحاح ستہ ۷ ۔ اور دوسری مستند کتب حدیث کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے بہت مفید سمجھی جاتی ہے۔ اس کو امام ولی الدین خطیب تبریزی نے مرتب فرمایا ہے۔ امام ولی الدین خطیب تبریزی نے اس کی ترتیب و تبویب میں امام بغوی کی مصابیح السنہ کو اپنے پیش نظر رکھا ہے۔ ۸۔ امام تبریزی نے مشکوۃ المصابیح اپنے استاد علامہ حسین بن محمد بن عبداللہ طیبیؒ کے حکم پر مرتب کی تھی۔ حافظ ابن حجرؒ عقلانی لکھتے ہیں۔

امر بعض تلامذۃ باختصار المصابیح علی طریقۃ مصحھالہ و سماہ بالمشکوۃ و شرحا حافلا ۹

> طیبی نے اپنے ایک شاگرد کو امام بغوی کی مصابیح کو اسی نہج پر مختصر کرنے کا حکم دیا۔ اور اس کا نام مشکوۃ رکھا اور اس کی ایک مبسوط شرح لکھی۔

مشکوۃ المصابیح، مصابیح السنہ کا تکملہ ہے۔ تاہم اس میں کہیں کہیں خدمت و اضافہ سے کام لیا گیا ہے۔ اس وجہ سے ان دونوں میں فرق ہے اور مشکوۃ کی حدیثیں مصابیح السنہ سے زیادہ ہیں۔ امام بغوی نے اختصار کے خیال سے سندیں حذف کر دی تھیں اور کتابوں کے حوالے بھی نہیں دیئے۔ علامہ تبریزی نے حوالے بھی دیئے ہیں اور صحابہ کرام کے نام بھی دیئے ہیں۔ جن سے احادیث مروی ہیں۔ امام تبریزی نے جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ اس سے اس کی صحت و قوت اور درجہ و مرتبہ کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔ چنانچہ خطیب خود لکھتے ہیں کہ

> امام بغوی کی کتاب المصابیح اپنے موضوع پر بہت جامع کتاب ہے۔ اس میں مختلف و متفرق حدیثوں کو نہایت خوبی سے ضبط کیا گیا ہے۔ مگر اختصار کی بناء پر سندیں حذف کر دی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ بغوی جیسے مستند شخص کا نقل کرنا ہی سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۰

امام بغوی نے مصابیح السنہ میں دو فصلیں قائم کی تھیں لیکن خطیب نے تین فصلیں قائم کی ہیں۔ پہلی فصل میں تو امام بغوی کی طرح صحیحین کی روائتیں درج کی ہیں اور دوسری فصل میں ان آئمہ کے علاوہ جن سے بغوی نے روائتیں نقل کی ہیں بعض دوسرے آئمہ کی کتابوں کی حدیثیں بھی شامل کر دی ہیں تیسری فصل جو امام بغوی کی مصابیح السنہ میں نہیں ہے خطیب نے مرفوع حدیثوں کے علاوہ مناسب آثار صحابہ و تابعین نقل کر کے راویوں کے نام اور کتابوں کے حوالے دیئے ہیں۔ جیسا کہ خطیب کہتے ہیں کہ

> ترتیب تبویب میں صاحب مصابیح کی پیروی کی گئی ہے۔ البتہ ہر باب کو عموماً تین فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلی فصل میں بخاری مسلم یا ان میں سے کسی ایک کی حدیثیں جمع کی گئی ہیں اور دوسری فصل میں آئمہ صحاح۔ (ابو داؤد' ترمذی' نسائی' دارمی) کے علاوہ جن سے شیخ نے روایتیں نقل کی ہیں امام مالک' شافعی' احمد' دار قطنی' بیہقی اور رزین بن معاویہ وغیرہ کی مرویات شامل کی گئی ہیں۔ تیسری فصل میں مقررہ شرطوں کے مطابق اس کے ابواب کے ہم معنی سلف و خلف سے منقول مناسب الحاقات درج ہیں۔ لـ

امام ولی الدین خطیب تبریزی نے بعض ایسی احادیث جن کو امام بغوی نے مصابیح السنہ میں مکمل نقل نہیں کیا مشکوۃ المصابیح میں مکمل نقل کی ہیں اور اس کے علاوہ تبریزی نے مکرر احادیث کو مشکوۃ المصابیح میں نقل نہیں کیا اور خطیب نے مشکوۃ المصابیح میں احادیث کے نقل کرنے میں پوری تحقیق و تفتیش سے کام لیا اور اس سلسلہ میں کافی محنت کی۔ ٢ـ

امام ولی الدین خطیب:۔

امام ولی الدین خطیب آذربائیجان کے شہر تبریز کے رہنے والے تھے ان کے اساتذہ میں ان کے ایک استاد علامہ حسین بن محمد بن عبداللہ طیبی کا نام ملتا ہے خطیب کے علم و فضل وسعت نظر اور تبحر علمی کا ارباب سیر نے اعتراف کیا ہے اور ان کے زھد و ورع' تقویٰ اور طہارت' امانت و دیانت عدالت و ثقافت اور علم و فضل کا بھی آئمہ کرام اور مورخین نے اعتراف کیا ہے مشکوۃ

المصابیح کی ترتیب و تبویب سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطیب امام شافعی کے مسلک سے وابستہ تھے مورخین نے ان کا سن ولادت و وفات نہیں لکھا مگر یہ مسلم ہے کہ ۷۳۷ھ کے بعد ان کے بھائی کا انتقال ہوا جبکہ ۷۳۷ھ میں وہ مشکوٰۃ المصابیح کی ترتیب و تالیف سے فارغ ہوئے تھے۔ [۱۳]

تصنیفات:۔

خطیب کی دو کتابوں کے نام معلوم ہو سکے ہیں۔

(۱) مشکوٰۃ المصابیح

(۲) الاکمال فی اسماء الرجال (اس میں مشکوٰۃ المصابیح کے رجال پر گفتگو کی ہے۔

مشکوۃ المصابیح کے شروح وحواشی:۔

مشکوۃ المصابیح کی اہمیت و مقبولیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ محدثین کرام نے اس کے ساتھ بہت اعتنا کیا ہے اس کی متعدد شرحیں' حواشی و تعلیقات لکھے گئے ہیں اور فارسی' اردو' انگریزی اور ترکی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ [۱۴]

علمائے اہلحدیث کی خدمات:۔

برصغیر کے علمائے اہلحدیث نے مشکوۃ المصابیح کی بہت خدمت کی ہے اس کی عربی میں شرحیں و حواشی اور اردو میں بھی اس کی شرحیں و حواشی لکھے ہیں ذیل میں ان کی مختصر تفصیل درج ہے۔

مولانا محمد ابراہیم آروی ؒ نے طریق النجاۃ فی ترجمۃ الصحاح من مشکوٰۃ کے نام سے اردو میں ۴ جلدوں میں شرح لکھی ہے اور مولانا عبدالعزیز رحیم آباد نے سواء الطریق کے نام سے ۴ جلدوں میں بزبان اردو مشکوٰۃ کی ان حدیثوں کی شرح لکھی ہے جو صحیح بخاری مسلم میں درج ہیں۔ مولانا عبدالوہاب دہلوی نے عربی زبان میں مشکوٰۃ المصابیح کا حاشیہ لکھا۔ مولانا عبدالجلیل سامروری نے بھی اسکی شرح لکھی ہے محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن

خان نے رحمۃ المهداۃ الی من یرید زیادۃ العلم علی احادیث المشکوٰۃ کے نام سے مشکوۃ پر اضافہ کرتے ہوئے کچھ حدیثیں فصل رابع کے طور پر جمع کی ہیں مولانا ابوالحسن سیالکوٹی مرحوم اور مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے بھی مشکوۃ المصابیح کے تراجم کئے۔ مگر وہ مکمل نہ ہو سکے۔ مولانا سید عبدالاول غزنوی مرحوم نے مشکوۃ المصابیح کا بین السطور ترجمہ کیا اور اس پر حواشی لکھے۔ مولانا احمد بن محی الدین لاہوری اور مولانا عبدالتواب محدث ملتانی نے بھی مشکوۃ کے تراجم کئے۔ جو مطبوع ہیں مولانا عبدالسلام بستوی کی شرح اردو میں دس جلدوں میں انوار المصابیح کے نام دہلی سے شائع ہو چکی ہے مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم اور مولانا حافظ عبداللہ روپڑی مرحوم نے عربی میں اس کی شرحیں لکھیں جو کہ مکمل نہیں ہو سکیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل السلفی مرحوم نے اردو میں اس کی شرح لکھنی شروع کی۔ اور صرف پہلی جلد لکھ سکے۔ کہ ان کا پیانہ حیات لبریز ہو گیا باقی تین جلدیں مولانا محمد سلیمان کیلانی نے مکمل کی ہیں۔ ۱۵

تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ:۔

یہ مولانا احمد حسن دہلوی کی تصنیف ہے نصف کتاب تک مولانا احمد حسن دہلوی نے خود شرح لکھی اور یہ نصف دوجلدوں میں ۱۳۲۵ میں مطبع انصاری دھلی (پہلی جلد) اور دوسری جلد ۱۳۳۲ء میں مطبع مجتبائی سے شائع ہوئی۔ مشکوۃ المصابیح کا دوسرا نصف مولانا احمد حسن دہلوی نے اپنی نگرانی میں مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی سے لکھوایا۔ اور طباعت کے لئے مطبع مجتبائی دھلی کے حوالہ کیا گیا۔ اس کی طباعت کی ابھی نوبت نہ آئی کہ ملک تقسیم ہو گیا حسن اتفاق سے یہ مسودہ کئی سال بعد مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی مرحوم کے ہاتھ لگ گیا۔ یہ مسودہ کرم خوردہ تھا۔ مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم نے سالہا سال اس پر محنت کر کے دوبارہ ایڈٹ کیا اور اس کی تیسری جلد اپنے اشاعتی ادارہ المکتبہ السلفیہ کے زیر اہتمام شائع کی۔ چوتھی جلد کی اشاعت کی ابھی نوبت نہ آئی کہ مولانا عطاء اللہ انتقال کر گئے ان کے انتقال کے بعد ان کے دو تلامذہ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف اور مولوی حافظ نعیم الحق نے اس کو ایڈٹ کر کے المکتبہ السلفیہ کے زیر اہتمام شائع کیا ہے۔

مرعاۃ المفاتیح:۔

یہ شرح مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارک پوری مرحوم نے لکھی ہے اور یہ شرح کتاب المناسک تک لکھی گئی ہے اور مولانا مرحوم کا انتقال ہو گیا ہے اور ۹ جلدوں میں جامعہ سلفیہ بنارس نے شائع کر دی ہے یہ شرح حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حیف بھوجیانی مرحوم کی تحریک پر لکھی گئی یہ شرح بہترین معلومات کا خزانہ ہے علامہ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس شرح کی تعریف و توصیف کی ہے ۱۶؎ مولانا ضیاء الدین اصلاحی ایڈیٹر ماہنامہ معارف اعظم گڑھ اس شرح کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

> اس شرح میں پہلے کی اکثر شرحوں کا خلاصہ آگیا ہے لائق شارح نے حدیثوں کی مفصل تشریح کر کے ان کے معانی و مطالبات کی پوری وضاحت کی ہے اس ضمن میں حدیث کے منکرین اور محدثین پر طعن و تشنیع کرنے والوں اور حدیثوں سے غلط نتائج مستنبط کرنے والوں کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ اور ان کے نقض و تضاد کو بھی رفع کیا گیا ہے فقہی اختلافات نقل کرنے اور آئمہ فقہ و اجتہاد کے مذاہب و دلائل بیان کر کے مرجح و قوی مسلک کی تعین کی گئی ہے شارح نے عموماً محدثین کی تصویب کی ہے اور مرجوع اقوال پر بعض جگہ ردوکد بھی کی ہے حدیثوں کے مشکلات 'لغوی و نحوی مسائل کو حل کرنے پر خاص دھیان دیا گیا ہے اور ان پر نقد و بحث کر کے ان کا درجہ و مرتبہ اور قوت و ضعف کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ رواۃ کے مختصر ترجمے اور بلاد واماکن کے متعلق ضروری معلومات تحریر کی گئیں ہیں مشکوۃ کی پہلی اور تیسری فصل میں صحیحین کی جو حدیثیں نقل کی گئی ہیں اگر ان کی تشریح دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو اس کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے اسی طرح دوسری فصل کی حدیثوں کے لئے جو حوالے دیئے گئے ہیں اگر ان کی تخریج ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو اس کی تصریح کر دی گئی ہے جہاں مصنف نے حوالے تحریر نہیں کئے ہیں وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے اگر مصنف سے الفاظ حدیث نقل کرنے میں کوئی مسامحت ہوئی ہے تو اس کی تصحیح کر دی گئی ہے یا اگر انہوں نے

صحیحین کی جو حدیثیں پہلی فصل کی بجائے دوسری فصل میں اور دوسرے محدثین کی حدیث دوسری کی بجائے پہلی فصل میں بیان کی ہیں تو ان پر تنبیہہ کی گئی ہے اور جن حدیثوں کو مصنف نے مختصر نقل کیا ہے ان کو اس میں پوری نقل کر دیا گیا ہے۔ مسلسل حدیثوں پر نمبر دیئے گئے ہیں اور ابواب کی حدیثوں پر علیحدہ بھی نمبر دیا گیا ہے شروع میں کئی مفصل فہرستیں اور ایک مقدمہ ہے اس میں اصول حدیث پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔

ط ۷

فٹ نوٹ

۱۔ مفتاح السنہ ص ۱۶۵۔۱۶۶

۲۔ مفتاح کنوز السنہ مقدمہ)   ۳۔ نموذج من الاعمال الخیریہ ص ۶۸ھ

۴۔ تراجم علمائے حدیث ہند (مقدمہ) ۳۶۔۳۷

۵۔ پندرہ روزہ ترجمان دہلی مارچ ۱۹۶۸ء

۶۔ الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند (اردو) ص ۳۔۲۰۔۲۰۳

۷۔ برصغیر کے علمائے اہلحدیث نے صحاح ستہ بشمول موطا امام مالک بلوغ المرام ریاض الصالحین دیگر کتب حدیث عربی و فارسی اور اردو میں شروح و تراجم لکھے ہیں ان کا تذکرہ انشاء اللہ العزیز علیحدہ مقالہ میں لیا جائے گا۔ (عراقی)

۸۔ مصابیح السنہ صحیح اور مستند حدیثوں کا مجموعہ ہے اور امام بغوی نے اس میں غریب و ضعیف روایات کی نشان دہی کر دی ہے اس لحاظ سے مصابیح السنہ کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اس میں صحاح ستہ کے علاوہ سنن دارمی سے بھی حدیثیں نقل کی ہیں بغوی نے اس میں سندوں کو نقل نہیں کیا اس کی وجہ سے اس سے استفادہ کرنا بہت آسان ہے مصابیح السنہ میں ایمانیات اعتقادیات اور اعمال و احکام کی ہر قسم کی روایات جمع کی گئی ہیں امام بغوی نے مصابیح السنہ میں دو فصلیں قائم کی ہیں پہلی فصل میں صحاح کی حدیثیں نقل کی ہیں اور انہوں نے صحاح میں بخاری مسلم کو شامل کیا ہے اور دوسری میں سنن ابی داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ اور سنن دارمی کی حدیثیں نقل کی ہیں اور ان کو حسان کا نام دیا گیا ہے اس کے ساتھ امام بغوی نے ضعیف اور غریب حدیث کی نشان دہی کر دی ہے جس سے حدیث کی صحت و قوت اور ضعف کا پتہ چل جاتا ہے مصابیح السنہ مختلف کتب حدیث کی روایات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بڑی جامع کتاب ہے۔

۹۔ الدرر الکامنہ ج ۲ ص ۶۹

۱۰۔ مقدمہ مشکوۃ المصابیح

۱۱۔ مقدمہ مشکوۃ المصابیح ۱۲۔ ایضاء ۱۳۔ تذکرہ المحدثین ج ۲ ص ۴۵۳

۱۴۔ مشکوۃ المصابیح کی عالم اسلام میں جو شرحیں اور حواشی و تعلقات لکھے گئے ہیں ان کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ الکاشف السنن عن حقائق السنن کے نام سے خطیب کے استاد علامہ طیبی نے اس کی شرح لکھی علامہ سید شریف جرجانی نے اس کا بہت عمدہ اور جامع و تحقیقی حاشیہ لکھا حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کی حدیثوں کی تخریج ہدایتہ الرواۃ فی تخریج المصابیح المشکوۃ کے نام سے کیا علامہ عبدالعزیز ہروی نے منہاج المشکوۃ کے نام سے اس کی شرح لکھی اور علامہ ابن حجر ہیثمی نے اس کی شرح لکھی ہے جس کا نام فتح الالہ فی شرح مشکوۃ ہے اور مشہور حنفی عالم ملا علی قاری نے ۴ جلدوں میں ایک بہت عمدہ اور جامع شرح بنام "مرقاۃ المفاتیح" لکھی اس شرح میں بہت مفید مباحث اور ضروری معلومات جمع کئے گئے ہیں اور مشکوۃ کی شروح میں اس کو بہت اہم خیال کیا جاتا ہے۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۴۴۳' ۴۴۴)

برصغیر میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے عربی اور فارسی میں اس کی دو شرحیں لمعات التنقیح (عربی) اور اشقد اللمات (فارسی) لکھیں یہ دونوں شرحیں علوم معارف کا خزانہ اور لطیف مباحث و تحقیقات کا مجموعہ ہیں۔

مولانا نواب قطب الدین خان مرحوم نے اردو میں مظاہر حق کے نام سے مشکوۃ کا ترجمہ اور شرح کی ہے اردو میں یہ شرح بہت معروف و مقبول ہے مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم نے عربی میں التعلیق الصبیح علی مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے شرح لکھی ہے یہ شرح نامکمل ہے علامہ ناصر الدین البانی نے بھی مشکوۃ المصابیح کے حواشی و تعلیقات لکھے ہیں جو دمشق سے شائع ہو چکی ہے (عراقی)

۱۵۔ ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات مولوی ابویحیٰ امام خان نوشیروی نزھۃ الخواطر جلد ۸' اور مقدمہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات و خدمات مصنفہ محمد عزیز سلفی سے یہ معلومات اکٹھی کی گئی ہیں (عراقی)

۱۶۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات و خدمات ص ۴۴

۱۷۔ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۶۴۔ ۴۶۵